Registered   I No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴)   مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء بروز جمعہ   جلد ۳۲

گلدستۂ اخبار

رویٹر کا نامہ نگار مقیم ٹاکیو خبر دیتا ہے کہ جاپان کا جواب روس کی طرف بیرن روزن کو حوالہ کیا گیا ہے اور اس میں وقت کی کوئی قید نہیں لگائی گئی ہے +

چند ایرانی سوداگروں نے روسی سوداگروں کی مدد سے طہران سے شیروان تک ریلوے بنانے کی منظوری حاصل کر لی ہے +

ٹاکیو کے اخبار لکھتے ہیں کہ آبنائے سوئز میں سے ایک نامہ روسی جنگی جہاز کا گذرنا یا روس کا منچوریا میں ایک اور قدم بڑھانا جاپان کو لڑائی کے لئے مجبور کر دیگا +

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی سڑک پر متصل ماری وانگ ٹیلا گرا ... ۰۰ فیٹ سڑک دب گئی۔ یہ بارش کی مہربانی ہے۔ مسافروں کو عبور کراتے ہیں کئی ہفتے درستی میں لگیں گے +

گھاس اور ڈائری فارم کے فن کی تربیت کے لئے انبالہ میں خاص فوجی مدرسہ قائم ہوا +

مہم سومالی لینڈ کی تازہ فتح پر حضور شاہ قیصر نے جنرل ایجرٹن کو پیام خوشنودی بھیجا۔ فتح پر مبارکباد دی ہے لیکن نقصانات پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ درویش قابو ہو گئے +

مقدونیہ پر سرپرستی کی بابت سلطان روم نے روس و آسٹریا کی تجویز منظور کر لی ہے +

روس نے قبضہ منچوریا کی بابت ایک گشتی رقعہ تمام غیر طاقتوں کو بھیجا ہے مضمون اس کا یہ لکھا ہے کہ بوجہ ریلوے کے روس کا خاص استحقاق ہے۔ اس میں غیر طاقتوں کے معاہدے بھی ملحوظ ہونگے منچوریا میں جو حقوق بروئے معاہدہ کسی کو حاصل ہونگے وہ بحالہ رہیگی +

اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے پیکن سے خبر دی ہے۔ برٹش سفارت مقیم پیکن خوش ہو گی کیونکہ وہاں روسی سازشوں کا سد باب کیا جاویگا

جاپان کے جواب میں منچوریا اور کوریا کی نسبت پہلی شرائط کو دوہرایا گیا ہے اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ منچوریا پر چین کی حکومت ہے +

جاپانی منسٹر مقیم واشنگٹن نے مسٹر سکرٹری ہے کو خبر دی ہے کہ جاپان نے روس کی تمام تجویزوں کو رد بیکار کر دیا ہے اور ایسی تجویزیں پیش کی ہیں جن کو روس منظور نہیں کریگا +

رویٹر کا کارسپانڈنٹ مقیم پیکن خبر دیتا ہے کہ لڑائی کی امید ہوتی جاتی ہے +

نوروز کے دن زار روس نے سینٹ پیٹرسبرگ میں فرمایا کہ ہماری خواہش ہے اور حتی الوسع کوشش بھی کرینگے کہ دور مشرق تک میں صلح رہے۔

جب سائبیرین ریلوے تیار ہو جاویگی تو دنیا کے گرد ۳۰ یوم میں پھرنا ممکن ہو جاویگا +

میسور کے جنوبی علاقہ میں پچھلے دنوں ایک سانپ ۱۰ فیٹ لمبا نکلا جسکے دونوں طرف دو دو فیٹ لمبے دو پنکھ تھے +

خوف زدہ شترمرغ ۲۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتا ہے اور اسکا ایک قدم ۱۲ فیٹ کا ہوتا ہے +

بحر منجمد میں ہوا ایسی صاف ہوتی ہے کہ آپس میں دو میل کے فاصلے پر بخوبی بات چیت کر سکتے ہیں +

جزیرہ فارموسا میں ایک جنگل کافور کا دریافت ہوا ہے جس میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار کافور کے درخت ہیں ان درختوں کا محیط ۲۵ سے ۱۰ فیٹ تک ہے اور تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ان میں سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ کافور ہر سال نکلیگا +

دس لاکھ لوگوں میں سے اوسطاً ۲۲۵ عورتیں اور ۸۲ مرد سو برس کی عمر تک پہنچتے ہیں +

منشی اتم چند نے جو پہلے ریاست خیرپور کے وزیر تھے یتیم خانہ کراچی کے لئے دس ہزار روپیہ دان دیا ہے +

جاپان میں دستور ہے کہ لڑکیوں کے جہیز میں پانی کی ایک صراحی بھی رکھی جاتی ہے چونکہ اس جزیرے میں خاص پانی مشکل سے ملتا ہے۔ لہذا یہ پانی بیش قیمت سمجھکر جہیز میں دیا جاتا ہے +

تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ ۱۲۲۰ بچوں میں سے صرف ۳ آٹھ ماہ کی عمر سے پہلے ہی پیروں چلنے لگتے ہیں +

ملک تاتار میں لہسن اور پیاز خوشبودار چیزوں میں شمار ہوتے ہیں تاتاری عورتیں اپنے ہاتھوں اور چہرے پر پیاز کا عرق نچوڑ کر بڑے شوق سے عطر کی طرح ملتی ہیں +

دہلی میں مسافروں کی سہولیت کے لئے بڑے بڑے بازاروں میں جابجا مختلف لائنوں کے ٹکٹ گھر کھل رہے ہیں +

مہاراجہ صاحب میسور نے قانون سزائے تازیانہ کی ترمیم کر کے اُس کو تمام قلمرو پر وسیع کر دیا ہے +

ہندوستان کا قانون ٹیکہ چیچک سرحدی صوبہ کے ضلع کوہاٹ میں بھی جاری کر دیا گیا ہے +

کلکتہ اور بمبئی کی ٹکسالیں آجکل شب و روز روپیہ ڈھال رہی ہیں +

رپورٹ مردم شماری ہند مکمل ہو کر اب چھپنے لگی ہے۔ ولایت کی منظوری کے بعد شائع کی جاویگی +

ہندوستان سے باہر جانے والوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ غیر ممالک کی روانگی سے پہلے کسی سرکاری افسر کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں ورنہ پروانہ راہداری مشکل سے مل سکیگا +

راولپنڈی سے کشمیر تک دوسو میل کا فاصلہ ہے جس میں ۰ میل تک

ایڈیٹوریل نوٹس

ہر ایک شخص کو واجب ہی کہ اپنی روزانہ زندگی کے فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے ایک خاص مقصد کو مدنظر رکھے۔ ہم اس دنیا میں اسواسطے پیدا کئے گئے ہیں کہ اس کو بہتر بنادیں اور خوشی اور ترقی کے اعلے مدارج تک پہنچادیں۔ اپنے ہمجنسوں کے دلوں اور گھراؤں کو زیادہ خوش اور روشن بنانے کے لئے اپنے اعلی سے اعلی خیالات۔ کوشش اور طاقتوں کو خرچ کریں ہر ایک شخص کا جو اپنے تئیں اشرف سمجھتا ہی یہ موٹو ہونا چاہئے کہ وہ اپنے لئے نہیں جیتا اگر ہم بغور دیکھیں تو معلوم ہوجائیگا کہ ہماری ذہنی اور اخلاقی ہستی کا اصول یہ ہی کہ جس قدر ہم اوروں کے آرام اور تسلی کے لئے اپنے تئیں خرچ کرتے ہیں اسی قدر ہم اپنی خوشی اور تسلی میں بڑھتے جاتے ہیں برعکس اس کے وہ لوگ جو محض اپنے تئیں خوش کرنے اور آرام میں رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں کبھی بھی آرام اور تسلی کو نہیں پاتے بلکہ پیاسے ہرن کی طرح سراب کے پیچھے اپنی جان دیدیتے ہیں۔ اور دنیا کو ایسی خود غرض مایوس زندگی سے گواہی دیتے ہیں کہ زندگی جینے کے لائق نہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے دوسروں کے آرام اور خوشی کے لئے اپنے تئیں خرچ کرکے ثابت کردیا ہی کہ جو کوئی اپنی جان کو دوسروں کی بھلائی اور بہتری کے لئے کھو دیتا ہی وہ درحقیقت اپنی جان کو پاتا ہی اور جو کوئی محض اپنے آرام اور خوشی کے لئے زندگی بسر کرکے اپنی جان بچاتا ہی وہ فی الحقیقت اپنی جان کھو بیٹھتا ہی۔

ناظرین اگر آپ حقیقی خوشی اور آرام چاہتے ہیں تو اپنی زندگی کو محض اس لئے کہ دوسروں کا بھلا اور بہتری ہو بسر کیجئے تو فوراً ہی آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ فی الحقیقت سچا آرام اور خوشی دوسروں کو آرام اور خوشی دینے میں ہی ہی۔

ہمیں مناسب ہی کہ اس دنیا میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کی قدر کرنا سیکھیں اور اس بات کے سیکھنے کے لئے اگر ہم اپنے چاروں طرف دیکھیں تو بہت ہی فائدہ ہوگا۔ مثلاً چشمے بہت چھوٹی چیز ہوتے ہیں مگر بڑے بڑے دریا انہیں سے بن جاتے ہیں۔ کہاوت ہی کہ چشمے یا سوتے کا منہ تو ایک سلائی سے بند کیا جاسکتا ہی مگر جب وہ دریا بن گیا تو ہاتھی سے بھی روکا نہیں جاسکتا۔ ریت کے ذرے کیسے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں مگر بڑھتے بڑھتے بڑے بڑے دریاؤں کی راہ کو تبدیل کردیتے ہیں کیل کانٹے کیسے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں مگر بڑی بڑی چیزوں کو باہم پیوستہ کردیتے ہیں۔ کسی مشین میں ایک چھوٹے سے پرزے کے بگڑ جانے سے مشین بے کار ہو جاتی اور کام رک جاتا ہی تو اور ایک چھوٹی سی چیز ہی مگر اس کے وسیلے سے بڑے بڑے جہاز چلائے جاتے ہیں اور بڑی بڑی لہروں پر غالب کئے جاتے ہیں لیکن اس کی عدم موجودگی سے بعض اوقات بڑے بڑے جہاز تباہ ہوجاتے ہیں۔ بعض بیج کیسے چھوٹے ہوتے ہیں مگر ان سے ایسے بڑے بڑے درخت پیدا ہوتے ہیں کہ لوگ اُن کے سایہ میں آرام پاتے اور اُن کے پھلوں سے سیری و تازگی حاصل کرتے ہیں۔ ایک دوست ہمیں چھوٹی سی تصویر دیتا ہی۔ مگر اس سے ہم کو کسی پیارے کا چہرہ اور صورت یاد آجاتی ہی۔ بالوں کی ایک چھوٹی سی لٹ یا پھٹی پرانی جوتی یا چھوٹے بچے کا ایک کپڑا اگرچہ چھوٹی چیزیں ہیں مگر انہیں دیکھ کر کسی شخص کے دل ہل جاتے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار بہنے لگتی ہی۔ کیونکہ ان سے ہم کسی پیارے مرحوم کی یادگار کو دیکھتے ہیں۔

اسی طرح چھوٹا سا لفظ بسا اوقات ہماری تمام زندگی کو روشن اور جلالی بنا دیتا ہی۔ حالانکہ ایک چڑا اور کڑوا لفظ دل کو ڈنک کیطرح زخمی کردیتا اور دل میں ایک ایسا کانٹا بو دیتا ہی جو مرتے دم تک گڑا رہتا ہی۔ جس طرح چھوٹے چھوٹے کیڑے گہرے سمندر کی تہہ میں آہستہ آہستہ کام کرکے جزیرے بنادیتے ہیں اسی طرح ہم اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں سے خواہ بھلے ہوں یا بُرے ایک نادیدنی خوبصورت عمارت بناتے جاتے ہیں جس سے ہمارے دل برکت حاصل کریں گے اور ہماری امیدوں اور خوشیوں کے جہاز لنگر ڈال سکیں گے یا بدصورت گھاس پھوس کی عمارت بناتے جاتے ہیں جس پر ہماری امیدوں اور خوشیوں کے جہاز تباہ ہو جائیں گے خدا چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بھی پرواہ کرتا ہی۔ وہ سوسن اور چڑیاؤں کی بھی فکر کرتا ہی ہمارے سر کے سب بال گنے ہوئے ہیں۔ ہمارے پوشیدہ خیالات اور دل کی باتیں خدا کے حضور میں یاد کی جائیں گی۔ ٹھنڈے پانی کا ایک پیالہ بھی جو مسیح کے نام سے دیا جاتا ہی بے اجر نہ رہیگا۔ مسیح کے لئے جو کچھ کیا جاتا ہی وہ حقیر اور ناچیز نہیں ہی۔ ہم مسیح کے لئے اگر بڑے بڑے کام نہیں کرسکتے تو ہم جو کچھ کرسکتے ہیں وہ کرتے جاویں کیونکہ وہ ہماری محبت کے چھوٹے سے چھوٹے کام کو بھی حقیر نہ جانیگا۔

برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی کا سو سالہ جلسہ ۷ مارچ ۱۹۰۴ء کو ولایت میں منعقد ہوگا۔ اس جگہ اس بات کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اسی سوسائٹی کے وسیلے جو خدا کا کلام مختلف ملکوں کی زبانوں میں ترجمہ کرکے پھیلایا گیا ہی اس سے کیسی بے بہا برکتیں نازل ہوئی ہیں۔ ہندوستانی مسیحیوں کو خاص طور سے اس سوسائٹی کا شکر گذار ہونا چاہئے جنکے پاس اس سوسائٹی کی بدولت بائبل کا ترجمہ ان کی اپنی زبان میں موجود ہی اور جس کے وسیلے انہوں نے خداوند یسوع مسیح کو جانکر ابدی برکتیں حاصل کی ہیں کیا مناسب نہیں ہی کہ ہندوستانی مسیحیوں کی طرف سے سوسائٹی کے اس صد سالہ جلسے پر شکر گذاری کا خاص اظہار کیا جاوے تاکہ سوسائٹی اپنی محنتوں کے پھل کو دیکھکر آئندہ سالوں میں زیادہ سرگرمی اور کوشش سے خدا کا کلام اُن تمام ممالک میں جہاں اب تک نہیں پہنچا ترجمہ کرواکر پہنچانے کی کوشش کرے۔

مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

متی کی انجیل

(۶) سوال

ابا یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ اُسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو اُن کے اکٹھے آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی ...... دیکھو خداوند کے ایک فرشتہ نے اُس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اُس کے رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے (متی ۱: ۱۸ و ۲۰) ؛

(محقق) ان باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا کہ جو پرتکش (وغیرہ) پرمانوں اور قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ بھلا جو خدا کا قانون ہے اُسے کوئی کیونکر توڑ سکتا ہے۔ اگر خدا ہی قانون کو رد و بدل کرے تو اُس کا حکم کوئی نہ مانے ؛

(رہبر) لوگ جو پنڈت جی کی طرح قانون قدرت سے معجزہ کے برخلاف استدلال کیا کرتے ہیں وہ قانون قدرت کی بابت یہہ گمان رکھتے ہوں گے کہ خدا دنیا میں سے کہیں غیر حاضر ہے اور اُس کی غیر حاضری میں قانون اُسکی جگہ کام کرتا ہے اور اُس سکے بغیر پیدا کرتا ہے۔ مگر ہم جو بائبل کی الٰہیات کے ماننے والے ہیں اُن سے یہہ معلوم کرتے ہیں کہ قانون نیچر کچھ نہیں مگر عامل خدا کے عمل کا صرف ایک طریقہ یا ذریعہ ہے اور نیچر اُس سے آزاد نہیں ہے۔ اُسکی پابندی اور تبدیلیاں بھی اُس مالک کی مرضی اور قدرت کے باعث ہوتی ہیں وہ تجاوز یا تبدیلیاں اس قسم کی ہیں جو جانداروں پر اثر کرنے والی ہیں۔ جیسے فصل کا کم ہونا اور کال پڑنا۔ بارش کا وقت پر نہ ہونا یا بہت کم ہونا۔ جسم کے اندھوں اور لنگڑوں وغیرہ کا پیدا ہونا۔ عورت کا بانجھ ہونا۔ آدمی کا نامرد یا مخنث پیدا ہونا۔ وبا کا آنا جانا۔ باوجود ایسی تبدیلیوں کے تو بھی نیچر بھی بنے رہتے ہیں۔ اسی طرح اگر بغیر انسانی باپ کے کنواری سے بیٹا پیدا ہوا تو قوانین نیچر میں کوئی فساد پیدا نہیں ہوا۔ اس کے لئے صرف ثبوت چاہئے۔ اس امر میں قابل غور بات یہہ ہے کہ قوانین نیچر میں ایک مشترک قانون یا شرط یہہ ہے کہ بلا سبب کوئی نتیجہ نہیں ہوتا۔ اور مسیح کی پیدائش اگرچہ ولادت کے معمولی سلسلہ سے تجاوز کی صورت میں ہے۔ مگر درحقیقت قانون قدرت کے خلاف نہیں ہے اور نہ اسکا بگاڑ ہے۔ اسمیں اعجاز اس بات میں ہے کہ بغیر انسانی باپ کے وقوع میں آئی اور یہہ اعجاز مریم کو بھی نظر آیا تھا جب اُس نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوگا جس حال میں میں مرد کو نہیں جانتی (لوقا ۱: ۳۴) تو وہاں انسانی باپ یعنے معمولی سبب کے بجائے غیر معمولی سبب بتلایا گیا تھا کہ روح القدس تجھہ پر اُترے گا اور خدا تعالٰی کی قدرت کا سایہ تجھہ پر ہوگا ..... کیونکہ خدا کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ہے (لوقا ۱: ۳۵ و ۳۷) پس جو کام کہ قانون قدرت کے مُتعلق کی قدرت سے ہوا اُس کو بلا سبب یا ناممکن نہیں کہہ سکتے۔ اور اس لئے مسیح کی معجزانہ پیدائش خلاف قانون قدرت نہیں تھی۔ البتہ اعلےٰ طور سے ہوئی۔ اور ایک خاص فایدہ کی غرض سے ایسی ولادت کا ہونا ضروری تھا۔ اور یہہ غلط بات ہے کہ معجزہ کے سبب سے کوئی خدا کا حکم نہیں مانیگا۔ بائبل کا بنی آدم کو یہی فائدہ ہے کہ اس نیچر میں جسکو فلاسفر اپنے میں پایدار اور قادر بتلاتے ہیں اور انہیں اوصاف کے باعث ساری قدیم قوموں نے نیچر کی قوتوں کو خدا کر کے مانا جیسا کہ ویدوالوں نے کیا تو بائبل ہم کو یہہ عرفان دیتی ہے کہ خدا ان قوتوں اور نیچر کی چیزوں سے غیر ہے مگر ان پر حکومت کرتا ہے اور اس حکومت کو معجزوں سے ثابت کیا اور خدا کی مرضی مستند طور پر جتائی ہے اور حکم عدولی کی سزا سے آگاہ کر دیا ہے ؛

(محقق) اس طرح تو جس باکرہ کو حمل ٹھہر جائے اُس کی بابت یہہ کہہ سکتے ہیں (رہبر) دنیا میں کنواری بیواؤں میں یہہ نوبت پہنچ سکتی ہے۔ (رہبر) کہ یہہ حمل خدا کی طرف سے ہے اور کوئی جھوٹھ کہہ دے کہ خدا کے فرشتے نے مجھکو خواب میں کہہ دیا کہ یہہ حمل روح القدس کی طرف سے ہے۔ یہہ بات اس طرح پر ہوئی ہوگی کہ کسی آدمی کے ساتھ صحبت کرنے سے مریم حاملہ ہوگئی ہوگی۔ اُس نے یا کسی دوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کر دی کہ اس کا حمل روح القدس کی طرف سے ہے ؛

(رہبر) اس بات کا بار ثبوت پنڈت جی پر تھا کہ مریم ناجائز طور سے حاملہ ہوئی تھی یونہی بیہودہ بکنا اور کسی کی عصمت پر تہمت لگانا ایک نفرتی عادت ہے۔ پنڈت جی نے ذرا بھی غور نہ کیا کہ ایسے مخفی امر کے لئے مقدس راویوں نے ہر ممکن ثبوت دیا ہے کہ مریم پاک دامن کنواری تھی اور کہ اُس کا حمل خدا کی قدرت سے تھا۔ اب ان کے پیرو ذرا دھیان دیویں کہ دنیا میں ہر حمل کے صرف دو ہی شخص گواہ ہو سکتے ہیں یعنے جورو اور خصم۔ یا عورت اور اُس کا آشنا مگر اصل گواہ عورت ہی ہے یا باپ

پہلا گواہ مریم کے حمل کا خود مریم تھی۔ اور اُس کی بابت جو کچھ لوقا نے لکھا ہے وہ مریم ہی کا بتلایا ہوا بیان تھا جو سوائے اُس کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ اور اُس کا بیان ہی بانند والے الزام کو رد کرتا ہے ؛

دوسرا گواہ اس معجزانہ حمل کا یوسف ہے جسکے ساتھ مریم کی منگنی ہو گئی ہوئی تھی۔ جو کچھ متی رسول نے اپنی انجیل کے پہلے باب میں اُس کی بے قراری اور فکرمندی اور طلاق دینے کے ارادہ کی بابت لکھا ہے وہ دراصل یوسف کی زبانی بیان ہے کیونکہ کوئی دوسرا یوسف کے دلی خیالات اور بے قراری کا اور آسمانی خواب کا حال نہیں جانتا تھا۔ اب یوسف کی گواہی یہہ ہے کہ مریم کا حمل نہ اُس کا تھا اور نہ کسی اور آدمی کا مگر خدا کی روح القدس سے تھا۔ اگر یوسف کو یقین نہ آجاتا کہ وہ حمل کسی آدمی کا نہیں ہے تو مریم کو اپنے گھر ہرگز نہ لاتا۔ اور یوسف کا مریم کو ایسی حالت میں اپنے گھر رکھ لینا اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اُس کو ضرور خدا کی طرف سے آگاہی ملی تھی کہ جو کچھ اُس رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے۔ *

* نوٹ۔ مریم یا یوسف مسیح کی ولادت کی نسبت ایسا فوق العادت قصہ ایجاد نہیں کر سکتے تھے کیونکہ یہودیوں کو یہہ خیال مطلق نہ تھا کہ مسیح بغیر انسانی باپ کے فوق العادت طریق سے پیدا ہوگا گو ایسی ولادت کی عہد عتیق میں خبر تھی مگر یہودی اُس کے معنے سے ... (باقی آئندہ)

تیسرا ثبوت اِس اعلےٰ ولادت کا قانون ارثی ہے۔ جس سے مراد یہہ ہے کہ اولاد کی مشابہت والدین سے ہوتی ہے یعنے نسلی مشابہت۔ سارے مخلوق اپنے والدین کی مانند ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض خاص خصوصیتیں والدین کی اولاد میں نمایاں ہوتی ہیں۔ یہی حال یسوع مسیح کا تھا۔ اُس کا باپ خدا اور جسم کے لحاظ سے مریم اُس کی ماں تھی۔ اب مسیح ابن اللہ کی ارثی مشابہت خدا باپ کے ساتھ ہونی چاہئے اور ایسا ہی تھا۔ چنانچہ اِس مخفی امر کا ظاہرا ثبوت اُس کی زندگی تھی۔ اُس کی زندگی انجیل میں بالکل پاک اور کامل زندگی بیان کی گئی ہے۔ کسی قسم کی بدی نہیں تھی جس کے لئے یہہ عذر کرنا پڑا ہو کہ سامرتھی کو دوش نہیں۔ ایسی زندگی کی کوئی اور وجہ نہیں ہو سکتی سوائے اِس کے کہ وہ تولید کے نیچری سلسلہ میں نہیں لیکن ایک اعلےٰ طور سے پیدا ہوا تھا۔ نیچری پیدائش والی زندگیاں بلا کسی مستثنا کے پلید اور ناکامل ہوتی ہیں۔ اُس کی الہٰی ارثی خصوصیت اور مجسم حالت کو پولوس رسول نے یوں بیان کیا ہے کہ "وہ جسم کے اعتبار سے تو داؤد کی نسل سے پیدا ہوا لیکن پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرایا گیا" (روم ۱: ۴)۔ غرضیکہ اُس کی زندگی نے ثابت کر دیا کہ اُس میں الہٰی ابنیت تھی جس طرح اور سب اپنی زندگی سے ثابت کرتے ہیں کہ ہم اپنے اپنے جسمانی والدین کے بیٹے ہیں اُسیطرح مسیح نے اپنی الہٰی ابنیت ثابت کی (مقابلہ کرو یوحنا ۵: ۱۷-۳۰ اور ۱۰: ۳۰)۔

چوتھا ثبوت خداوند مسیح کی اپنی گواہی ہے۔ وہ اپنے تئیں خدا کا بیٹا جانتا اور جتاتا تھا۔ لوگوں کا گمان معمولی طور پر یہہ تھا کہ وہ یوسف کا بیٹا تھا (لوقا ۳: ۲۳)۔ مگر خداوند نے اپنے لڑکپن میں مریم اور یوسف دونوں کو جتایا کہ یوسف میرا باپ نہیں میرا باپ خدا ہے۔ اُس کی ماں نے اُس سے کہا اے بیٹے تو نے کیوں ہم سے ایسا کیا؟ دیکھ تیرا باپ* اور میں کڑھتے ہوئے تجھے ڈھونڈتے تھے۔ اُس نے اُن سے کہا تم کیوں مجھے ڈھونڈتے تھے؟ کیا تم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے ہاں رہنا ضرور ہے؟ (لوقا ۲: ۴۸ و ۴۹)۔ دونوں کو یاد دلاتا ہے کہ کیا تمکو معلوم نہ تھا وغیرہ؟ کیا تم نہیں جانتے کہ میں کون ہوں اور کہاں سے اور کاہیکو آیا ہوں؟ اور فوراً خدا کو اپنا باپ کہتا ہے۔ اور اپنی آمد کو اُسکی مرضی بجالانے کے لئے جتاتا ہے۔ انسانی باپ کا خیال بالکل ترک کرتا ہے۔ اُس کی ماں کو اور یوسف کو بھی یہہ سمجھنا تھا کہ خدا کی ہیکل میں اُس کا کیا کام ہے۔ کیونکہ فرشتہ نے تو یہہ خبر دی تھی کہ خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا۔ (لوقا ۱: ۳۲) تو سرداروں کاہنوں اور فقیہوں کے درمیان خدا کے گھر میں اُس کا کیا کام ہے؟ یہہ تو تخت نشینی نہ ہوئی؟ لیکن اگرچہ وہ مسیح کے جواب کو نہ سمجھے مگر اُس کی ماں نے یہہ سب باتیں اپنے دل میں رکھیں"۔ (لوقا ۲: ۵۰ و ۵۱) پھر لوگوں کو بھی جتایا کہ خدا میرا باپ ہے۔ اِس لئے نہیں کہ وہ بھی مثل یوحنا یا ایلیاہ یا یرمیاہ کے یا کسی اور نبی کی مانند ایک نبی تھا اور اِس لئے خدا کا پیارا اور ازاں موجب خدا کا بیٹا تھا۔ بلکہ اِس لئے کہ وہ سچ مچ خدا کا بیٹا تھا۔ اپنی الہٰی اور انسانی دونوں ذاتوں میں۔ اور اُس کی یہہ ابنیت لوگوں کے لئے ایک سرِ الہٰی تھا۔ (یوحنا ۱: ۱۸)۔ مگر جن پر یہہ راز کشف ہو گیا اُن کے لئے ایمان کی بنیاد ہو گیا ہے کہ "تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے" (متی ۱۶: ۱۶-۱۸) اور خداوند لوگوں کو صاف صاف کہتا تھا کہ "میں خدا سے نکلا اور آیا ہوں" (یوحنا ۸: ۴۲) اور کسی کو اپنا انسانی باپ نہیں کہتا۔ اُس کی ہر کلام سے یہہ خیال ہی خارج ہے۔ لہٰذا پنڈت جی کی بات صرف ایک بناوٹی تہمت ہے۔

جرمنی میں بعض درختوں کے ریشوں سے اون تیار کی جاتی ہے۔ اور پھر اُس کی ٹوپیاں اور کمبل وغیرہ چیزیں بنتی ہیں۔

* نوٹ۔ چونکہ متبنیا باپ بھی باپ کہا جاتا ہے اس لئے مریم نے بھی رواجی طور پر یوسف کو اُس کا باپ کہا تھا۔

رینالڈ کا قصہ

تیسرا باب

مسیح کی طرف دل پھر گیا

گرچہ ذلت سے بچی ہے سیلہ نے ہمکو
ہم بھی لوگوں کو سدا رہینگے مسیحا کے لئے

اِس وقت سب لوگ کھانا کھا کر برآمدے میں بیٹھے ہیں اور دن بھر کے حالات واقعات پر نگاہ ڈال رہے ہیں۔

مسز رینالڈ۔ بھلا بتاؤ تو گرجے میں جا کے کیا سُن آئے؟

رینالڈ۔ پادری صاحب نے آج خوب اچھی تقریر کی خصوصاً وہ قصہ تو نہایت دلچسپ تھا جو صاحب نے آخر میں سُنایا تھا۔ کہ ایک مکڑی نے جالا بُنا۔ اور اُس کو ایسا خوشنما بنایا کہ ایک مکھی نے اُسے پلنگ تصور کیا۔ اور بیوقوف اُس میں جا کر لیٹ گئی۔ مکڑی نے مکھی کے اوپر ایک تانا اور تنا جس کو بیوقوف مکھی نے دوشالہ خیال کیا۔ اور یوں ہی رفتہ رفتہ ایک ایک تانا تنگر رہے مکھی دوشالہ ہی خیال کرتی تھی۔ مکھی کو گرفتار کر لیا پھر بھی مکھی نہ سمجھی یہاں تک کہ اُس کو مکڑی نے جکڑ کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور چٹ کر گئی مکھی نے اپنی رہائی کا وقت کھو دیا۔ صاحب نے بتلایا کہ یہہ مثال بعینہٖ اُنپہ صادق آتی ہے جو شیطان کے دلفریب جال کو آرام کی جگہ تصور کرتے ہیں اور اپنی نادانی کے سبب اُس کے ہیبت ناک جالوں کو لحاف سمجھتے ہیں۔ وہ بالکل اُسکی پرواہ نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ آخرکار شیطان اُن کو اپنا شکار بنا لیتا ہے۔ صاحب نے یہہ بھی کہا کہ اگر آدمی مسیح کو پہچانے اور اُس کے پاس جائے تو ضرور وہ شیطان کے جال سے چھوڑا دیتا ہے مجھکو تو اُس سے بڑا فائدہ یہہ ہوا کہ میں اب پوری طرح سے مسیح کی قدر اور محبت محسوس کر سکا۔ صاحب نے پھر یہہ کہا کہ ہر ایک شخص جو توبہ کر کے مسیح کی طرف رجوع لاتا ہے وہ اُس کو چھوڑ نہیں دیتا پر جو گناہ کر کے غفلت کرتا ہے وہ اُسی میں مرے گا۔ اب تو میں خوش ہوں کہ مرنے سے پیشتر میں نے اپنے شفیع کو پہچانا ہے۔

مسز رینالڈ۔ کوئی دودھ کا دھویا نہیں سب شیطان کے زنجیر میں جکڑے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

ناواقف تھے۔ پھر یہہ احتمال بھی نہیں ہو سکتا کہ مریم کو مسیح موعود کی ماں ہونے کا شوق ہوا ہوگا اس لئے اُس نے یہہ غیر معمولی قصہ بنایا ہوگا۔ کیونکہ اگر اُنکو اور دوسروں کو اِس ناموری کا شوق ہوتا تو اِس ولادت کو اپنے ہی زور سے لگاتے۔ لیکن جو کچھ انہوں نے بیان کیا اُس کی رُو سے تو ایسی ناموری کا شوق خارج ہوتا ہے۔



مسٹر رینالڈ - ہاں یہہ سچ ہے کہ جس نے مسیح کو ایمان سے قبول کیا وہ اُن مہلک زنجیروں سے رہا ہو گیا - پر جو اُس سے الگ ہیں اُنہیں ایک ہیبت ناک دن کا مقابلہ کرنا پڑیگا ؕ

مسز رینالڈ ہیبت ناک دن کا نام سُنکر متعجب ہوئی اور حیرت سے پوچھنے لگی کہ کیا کوئی ہیبت ناک دن بھی ہوگا ؕ

مسٹر رینالڈ یہہ ہیبتناک دن گنہگاروں کے لئے وہ ہوگا جب خداوند مسیح اپنے جلال کے ساتھ آسمان سے آئے گا ہر ایک مُردہ بدن جلایا جائیگا وہ سب زندہ ہوکر مسیح کے حضور انصاف کیلئے حاضر ہوں گے - اور جنہوں نے اُسے قبول کیا ہے وہ خدا کے ابدی جلال میں شریک ہونگے پر گنہگاروں کے لئے جہنم ہے - یہہ کہکر رینالڈ آنسو بھر لائے واقعی وہ کیسا ہیبت ناک دن ہوگا جب ماں سے بیٹا اور ساس سے بہو - اور میاں سے بیوی جدا کی جائیگی - ہائے اِس سے زیادہ کون ہیبت ناک وقت ہوگا جب کہ لوگ اپنے رشتہ داروں کو دوزخ میں جاتے دیکھینگے - ہاں مسیح کے مومنین پر کسیکا کچھ بس نہ چلیگا - بلکہ وہی مسیح کے ساتھ ابد تک زندہ رہینگے ؕ

مسز رینالڈ خاموش سب باتیں سناکی مگر اِس فقرے نے اُس کا دل چھید دیا کہ "ہر ایک شخص انصاف کیلئے مسیح کے حضور حاضر کیا جائےگا" ؕ

مسز رینالڈ - دسنجیدگی کے ساتھ) تم نے بڑے اچنبھے کی بات سنائی - بھلا دنیا میں مرکے پھر کبھی جیئے ہیں جو اب دوبارہ زندہ ہونگے ؕ

مسٹر رینالڈ - یہہ تعجب کی بات نہیں - انجیل میں لکھا ہے کہ "جب آدمی کے سبب سے موت ہے تو آدمی ہی کے سبب سے مُردوں کی قیامت بھی ہے کیونکہ جیسا آدم میں شامل ہوکے سب مرتے ہیں ویسا ہی مسیح میں شامل ہوکے سب جلائے جائینگے - ا قرنتی $\frac{۱۵}{۲۲-۲۱}$ ؕ

مسز رینالڈ - بھلا مُردے اپنے ہی جسموں میں اُٹھینگے

رینالڈ - اس کی بابت انجیل میں دیکھنا چاہئے اُسمیں لکھا ہے "خدا اُسکو جیسا اُس نے چاہا ایک جسم دیتا ہے ہر ایک بیج کو اُس کا خاص جسم ...... پر آسمانیوں کا جلال اور ہے اور خاکیوں کا اور ا قرنتیوں $\frac{۱۵}{۴۰-۳۸}$ یعنی ہر ایک کو جسم دینا خدا کی مرضی پر موقوف ہوگا لیکن یہہ معلوم ہے کہ جلالیوں کا جسم اور ہوگا اور بدکاروں کا اور ہوگا ؕ

مسز رینالڈ یہہ باتیں سُنکر دل میں ہو گئی اور اُس روز کا خوف کھا کر کانپنے لگی - اُسکو یہہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر آج ہی میں مر جاؤں یا قیامت ہی کا دن آج آجائے تو پھر اُسوقت میں سوائے کف افسوس ملنے کے اور کچھہ نہ کر سکوں گی - اِس خیال نے مسز رینالڈ کو بیٹھنے اور چین نہ لینے دیا - وہ بیچاری سہمی ہوئی پلنگ کمرے کی طرف چلی گئی - مگر مسٹر رینالڈ کچھہ بولے اور سمجھ گئے کہ آج میرا نشانہ ٹھیک بیٹھا ہے - خدا اِس آوارہ بھیڑ کو اپنے گلے کی طرف لوٹنے کی تمیز عطا کرے - آمین ؕ

رات کے ۱۱ بجے ہوں گے تارے آسمان پر چمک رہے ہیں - چاندکی روشنی در و دیوار پہ پڑ رہی ہے - اِس وقت تمام شہر میں سناٹا سا ہے - ہاں جا بجا کہیں گاڑی اور بگیوں کے لیمپ کی روشنی اور اُن کی کھڑکھڑاہٹ محسوس ہوتی ہے - کوئی اِس وقت مکان سے باہر نکلا ہوا نظر نہیں آتا - ہاں البتہ مسز رینالڈ اپنے مکان کے دوسرے برآمدے میں ایک لیمپ جلائے انجیل کو پڑھ رہی ہیں - بعض دفعہ تو آنسو گرنے لگتے ہیں اور بعض دفعہ چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں یکایک اندر کا دروازہ کھُلا اور مسٹر رینالڈ بھی نکل کر باہر آموجود ہوئے ؕ

رینالڈ اوھو تم اِس وقت یہاں کیا کرتی ہو ؕ

مسز رینالڈ اگر آپ ایک کرسی لیکر بیٹھ جائیں تو کل ماجرہ میں آپ سے کہہ سناؤں ؕ

مسٹر رینالڈ - دایک کرسی پر بیٹھکر) اب کہو ؕ

مسز رینالڈ جسوقت تم نے مجھ سے قیامت کا ذکر کیا تب سے مجھے اپنے بچنے کی بڑی فکر پیدا ہو گئی - لیکن جب میں اپنے پلنگ کمرے میں اپنے گناہوں سے توبہ کر رہی تھی اور مسیح پر ایمان لاکر اُس سے میل ملاپ کرنے کا وعدہ کر رہی تھی تو مجھے یکایک تسلی ملی - جس سے میرا یقین بڑھ گیا کہ ہاں اب بھی میرے بچنے کی اُمید ہے چنانچہ کل شام کو جب پادری صاحب کی میم صاحبہ کو میں نے بلوایا تو محض اِس غرض کیلئے بلوایا تھا - اُن سے میں نے سب حال کہہ سُنایا اور انہوں نے مجھے بڑی تسلی دی - اور خداوند مسیح کے وعدے سُنائے جو اُس نے گنہگاروں کیلئے کئے ہیں اور مجھے عبرانیوں ۱۰ وہ باب پڑھنے کو بتلا گئیں - مجھکو رات کے وقت بھی کل نہ آیا میں لیمپ باہر نکالکر پڑھنے لگی - جس سے میری خوشی آج پھولے نہیں سماتی کہ ہم گناہ میں پڑے تھے پر مسیح نے بچایا - میں جہنم کے لائق تھی پر اب بہشت کی وارث اپنے خداوند مسیح کے وسیلے ٹھہری ہوں اے رینالڈ تو مبارک ہے جس نے اپنی دینداری سے مجھے بھی دوزخ سے بچایا - میں ایمان رکھتی ہوں کہ مسیح نے مجھے بھی بچایا ہے - لیکن اے رینالڈ میں نے خدا سے تو اپنے سارے گناہوں کی معافی حاصل کی ہے پر اب آپ بھی میری گستاخیوں اور بے ادبیوں کو معاف کیجئے ؕ

رینالڈ شکر خداوند تعالیٰ اور خداوند مسیح کا جس نے میرے خاندان کو مستی کے دلدل سے نکالکر حیات ابدی کے پُرفضل باغ میں پہنچایا ؕ

کیا خوب ہو اگر ہم سب جیسا مسیح میں شامل ہونے کا وعدہ کرتے ہیں نباہیں بھی مجھ کو یقین ہے کہ دنیا خواہ کوئی رنگ پکڑے پر ہم سب مسیح کے رنگ میں رنگے رہیں گے میں خوش ہوں کہ آج مسیح کی طرف تمہارا دل پھر گیا لیکن اب کوشش کیجئے کہ آپ بھی مسیح کے لئے دوسروں کو بچائیں

مسز رینالڈ نے کہا میں ایسا ہی کرونگی اور اب میں ہزاروں میں کہوں گی کہ یسوع نے ہمکو بچایا ہمارا خاندان جو اندھیرے اور موت کے سایہ میں بیٹھا تھا مسیح کی سلامتی بخش روشنی سے منور ہوا اب میں مسیح میں تسلی پاتی ہوں ؕ

رینالڈ - میں نے بھی تمہاری مانند خداوند مسیح سے برکت پائی ہے سو آؤ ہم اِن رحمتوں کے بانی کا شکر بجا لا کریں یہہ کہکر دونوں نے گھٹنے ٹیکے اور نہایت عاجزی سے مسٹر رینالڈ نے دُعا کی ؕ

دُعا - خداوند ہمارے یسوع مسیح کا باپ جو ساری رحمتوں کا بانی اور بیکسوں کا مددگار ہے اور ہم پر فضل کرکے ہمیں سلامتی بخشی ابد تک تیرا ہی جلال ہو ہم تیرا شکر کرتے

ہیں۔ کہ تو تیرے ہمارے دلوں میں رُوح القدس کی روشنی پہنچائی اور ہمکو جو گُناہ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے چھٹکارا بخشتا ہ

ہم تیری منت کرتے ہیں کہ آئندہ ہمکو اپنی روح کی ہدایت سے چلا ہمکو توفیق دے کہ اپنے غلط طریق کی اصلاح کریں اور دوسروں کے لئے تیرے ظاہر خط ہوں یسوع مسیح کے طفیل سے بخشدے آمین ؛ (باقی آیندہ)

قصص العرب احوال محمدی

(محمد صاحب کی سرگذشت)

ہجرت کے دوسرے سال میں قوم قریش کے ساتھ جنگ شروع ہوا۔ اوپر بیان ہو چکا کہ محمد صاحب نے اپنے تئیں صرف ایک واعظ قرار دیا تھا اور دینی امور میں جبر کرنے کی ممانعت کی۔ پہلے مدینہ میں بھی ایسا ہی کیا لیکن رفتہ رفتہ اسلام کی صورت میں تبدیلی ہوئی اور جبر اور لوٹ کو جائز ٹھہرایا جیسا کہ بعد میں انہوں نے اعمال سے ظاہر کیا چنانچہ مکہ کے کاروان جو ملک سوریا سے آتے تھے انہیں شہر مدینہ سے ہو کے گذرنا پڑتا تھا اس لئے محمد صاحب کو موقع ملا کہ قریشی منکروں سے بدلا لے۔ چنانچہ محمد صاحب نے ان کو لوٹنے کے لئے اپنے چیلے کو بھیجا۔ انہوں نے ایک کاروان کو لوٹا اور اہل مکہ میں سے ایک کو قتل کیا۔ یہہ واقعہ ماہ رجب میں ہوا جو عربیوں کا پاک مہینہ تھا اس مہینہ میں لڑائی جائز نہ تھی۔ پہلے تو محمد صاحب نے اس کام کو ناجائز ٹھہرایا اور قیدیوں کو لوٹ کے مال کے ساتھ نظر بند رکھا لیکن چند روز بعد وحی سے خبر ملی کہ پاک مہینہ میں بھی لڑائی کرنی جائز ہے۔ چنانچہ لوٹ تقسیم کی گئی اس وقت سے برابر لڑائی اور جنگ کرنے کی ترغیب کی آیتیں نازل ہوتی رہیں ؛

ہجرت کے دوسرے سال میں مسلمانوں کو خبر ملی کہ قریش کا ایک بڑا بھاری قافلہ سوریا سے آرہا ہے چنانچہ انہوں نے اسکے لوٹنے کی تجویز کی اتنے میں قافلے کے سردار ابوسفیان کو بھی اس بات کی خبر ملی اس نے مکہ سے مدد طلب کی اور علاوہ اسکے رستہ کو تبدیل کرکے قافلہ کو دوسرے راہ سے لیکر مدینہ سے گذر گیا اور یوں قافلہ بچ نکلا۔ اتنے میں ایک ہزار جوان مکہ کی طرف سے قافلہ کی مدد کو آپہنچے اُنہوں نے مسلمانوں کے مقام بدر میں ٹھہرنے کی خبر پاکے اُنپر حملہ کرنے اور سزا دینے کا قصد کیا۔ لیکن اگرچہ محمد صاحب کے ساتھ صرف تین سو پانچ تھے تو بھی اُنہوں نے فتح پائی۔ اس سے نہ صرف قریش کے دلوں میں خوف پیدا ہوا بلکہ شہر مدینہ پر بھی محمد صاحب کی سرداری قائم ہو گئی اس فتح کا قرآن میں بیان کیا جاتا تھا کہ یہہ فتح خدا کی قدرت اور اس کے فرشتوں کی مدد سے حاصل ہوئی اور گویا اس سے خدا نے اپنے نبی پر مہر کر دی ؛

بدر کی لڑائی کے ایک سال بعد قریش نے تین ہزار آدمی لیکر مدینہ پر حملہ کیا محمد صاحب نے سات سَو آدمی لیکر مقام اُحد پر جو مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے ان سے لڑائی کی اس لڑائی میں محمد صاحب نے بُری طرح سے شکست کھائی ستر آدمی قتل کئے گئے جن میں سے ایک انکا چچا حمزہ تھا اور وہ آپ بھی مجروح ہوکے میدان جنگ میں بیہوش پڑے رہے ؛

اس شکست کی نسبت محمد صاحب نے بیان کیا کہ یہہ خدا کی طرف سے اس لئے ہوا۔ کہ ایمانداروں اور بے ایمانوں میں فرق کیا جاوے آئندہ کے لئے اُنہوں نے وعدہ کیا کہ کامیابی ہوگی اور کہا کہ بھلا اگر محمد قتل کیا جاتا تو کیا ہوتا یہہ جہاد خدا کا ہے ہم ضرور فتحیاب ہونگے۔ اسی طرح محمد صاحب نے ہوشیاری سے شکست اور فتح دونوکو ایسا بیان کیا کہ دونوں خدا کی طرف سے خوشنودی کے آثار ہیں +

بنی قینقاع ایک یہودی فرقے نے اُحد کی لڑائی میں قریش کی فتح پر خوشی کی لہذا تھوڑے دن بعد محمد صاحب نے ان پر حملہ کیا اور ان کو ایسا تنگ کیا کہ انہوں نے مجبور ہوکے اپنے تئیں ان کے حوالے کر دیا۔ عبداللہ ابن جہلائی نے سفارش کرکے ان کی جانوں کو بچایا لیکن وہ بھی جلاوطن کئے گئے اور ان کا مال لوٹا گیا +

یہودیوں کا ایک اَور فرقہ بنی نظیر نامی بھی مدینہ کے پاس رہتا تھا محمد صاحب نے اسپر بھی حملہ کیا انہوں نے مجبور ہوکر وعدہ کیا کہ ہم اپنے باغ اور زمین وغیرہ مسلمانوں کے ہاتھ میں چھوڑ کے خود بخود ملک سے نکل جائینگے محمد صاحب نے مصلحت موقعہ کے مطابق اس درخواست کو قبول کیا اور بنی نظیر خالی ہاتھ ملک سے نکل گئے +

ہجرت کے چوتھے سال میں کوئی لڑائی نہ ہوئی اگرچہ مسلمانوں نے قریش سے جنگ کی درخواست کی کہ بدر میں آکر ہم سے لڑو۔ چنانچہ دونو فریق بدر کی طرف روانہ ہوئے لیکن قریش پانی کی قلت کے باعث راستہ ہی سے مکہ کو لوٹ گئے اس بار مسلمانوں نے بدر میں ایک میلہ کیا قرآن میں اس کا ذکر تے وقت بیان کیا گیا ہے کہ یہہ امر خدا کی رضامندی کا نشان تھا +

اس کے بعد محمد صاحب نے بنی عمالیق پر جو ایک سرکش قوم تھی حملہ کرنے کے لئے فوج بھیجی۔ راستہ میں چلتے چلتے مکہ کے مہاجروں اور مدینہ کے لوگوں کے درمیان جھگڑا برپا ہوا۔ اس جھگڑے میں عبداللہ ابن عبائی نے اپنے فریق کے لوگوں کو طنزاً کہا کہ تم لوگ گستاخ اجنبیوں کو اپنے ملک میں بسانے سے اپنے سر پر آپ ہی بلا لائے ہو پھر باواز بلند اس نے مسلمانوں سے کہا کہ آؤ ہم مدینہ کو چلیں اور وہیں زور آور کمزوروں کو خارج کریں۔ لیکن محمد صاحب نے اس فتنہ کو فرو کرنے کے لئے ایک چال چلی اور کہا کہ آؤ آگے بڑھیں چنانچہ اُنہوں نے ایک لمبا کوچ کرکے لوگوں کو خوب تھکایا لہذا جھگڑا بند ہو گیا اس ماجرے سے محمد صاحب کی ہوشیاری بخوبی ظاہر ہوتی ہے +

اس وقت تک محمد صاحب پانچ نکاح کر چکے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ جب اپنے لےپالک بیٹے زید کے گھر گئے تو اُس کی جورو زینب کی خوبصورتی کو دیکھ کر اسپر عاشق ہو گئے۔ یہہ حالت معلوم کرکے زید نے زینب کو طلاق دیدی تاکہ محمد صاحب اس سے نکاح کر سکیں لیکن جس حال کہ عرب کے دستور کے مطابق لےپالک کی جورو کے ساتھ نکاح کرنا ناجائز تھا تو محمد صاحب نے لاچاری سے کچھ تامل کیا لیکن زینب کا خیال دل سے خارج نہ ہوا۔

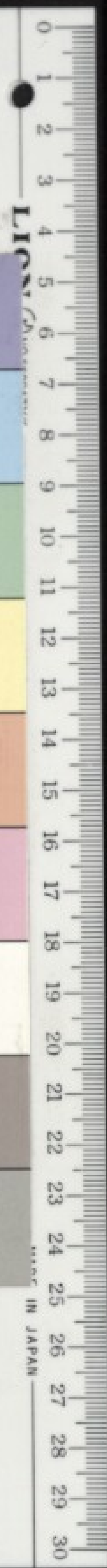
آخر کار وحی کا نزول ہوا کہ انسان سے خوف نہ کھانا چاہئے مگر خدا سے اور پھر حکم ہوا کہ نکاح کرنا چاہئے تاکہ اوروں کو معلوم ہو کہ لیپالک کی نسبت عربی دستور منسوخ ہو گیا چنانچہ اُنہوں نے زینب سے نکاح کر لیا۔

تھوڑے دنوں بعد ایک اور ماجرا وقوع میں آیا جس کا ذکر قرآن میں کیا گیا حال یہہ تھا کہ جب محمد صاحب لشکر کے ساتھ جایا کرتے تھے تو اپنی جورؤں میں سے ایک یا دو کو اپنے ساتھ لیجاتے تھے چنانچہ جب وہ بنی مصطلیق پر حملہ آور ہوئے تو عائشہ ساتھ تھی ادھر سے لوٹتے وقت ایسا ہوا کہ علی الصباح جبکہ ہنوز اندھیرا ہی تھا لشکر نے کوچ کیا عائشہ اپنی سواری سے تھوڑی دیر کے لئے الگ ہو گئی تھی جب وہ لوٹ کے آئی تو کیا دیکھا کہ اونٹ اسباب سمیت آگے چلے گئے ہیں اب وہ اس خیال سے منتظر رہی کہ نوکر اپنی غلطی جان کر واپس آئینگے وہ وہیں بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد ایک جوان مرد نے اس کو اکیلی دیکھ کر اور اس کی یہہ حالت دریافت کر کے اُسے اپنے اونٹ پر سوار کر کے مدینہ میں پہنچایا شہر کے لوگوں نے یہہ حالت اور موقع دیکھ کر شک کیا بلکہ خود محمد صاحب بھی شبہ لائے چنانچہ عائشہ اپنے باپ پاس جا رہی۔ کئی ہفتہ بعد اس ماجرے کی نسبت محمد صاحب کہنے لگے کہ مجھے وحی سے خبر ملی ہے کہ عائشہ بیقصور ہے پس اُسی وقت ایک حکم جاری کیا گیا جس کے مطابق زناکاری کو ثابت کرنے کے لئے چار گواہ ضروری ہوئے۔ چنانچہ عائشہ پھر گھر میں لائی گئی اور الزام لگانے والوں کو سزا ملی اس وقت حکم ہوا کہ عورتیں پردہ میں رہا کریں بہ خاص کر کے محمد صاحب کی زوجات کے لئے سخت حکم جاری کئے گئے جن کے متعلق اُن کے لئے دو چند سزا مقرر ہوئی۔ اُن کی نسبت کہا گیا کہ یہہ اور عورتوں کی مانند نہیں ہیں پس اُن کو مناسب ہے کہ خوش کلامی سے باز رہیں تا ہو کہ کسی شخص کے دل میں جس میں برائی ہو بری خواہش پیدا ہو علاوہ اس کے نبی کی عورتوں کے لئے پھر نکاح کرنے کی ممانعت ہو پھر وہ حکم جس کے مطابق مسلمانوں کو اپنی عورتوں کے ساتھ باری باری رہنا پڑتا تھا نبی کے لئے تخفیف کیا گیا آخر کار زناکار عورتوں پر بجائے موت کے فتویٰ کے ایک سو کوڑے لگانے مقرر ہوئے (دیکھو سورہ احذاب شروع سے رکوع چار تک)۔

مسیح کا بیحد رحم

خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی دوست سمجھو

عرصہ بیس سال سے میری یہہ حالت ہے کہ میں خداوند یسوع مسیح کو بالکل ایسا ہی اپنے پاس سمجھتا ہوں جیسے کوئی اور زندہ دوست۔ جب کبھی مجھ پر کوئی مصیبت آتی ہے اور کسی طرح کے رنج و غم میں مبتلا ہوتا ہوں تو میں سیدھا خداوند یسوع کے پاس جاتا ہوں۔ جب مجھے صلاح و مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے میں اُسی کے پاس جاتا ہوں اور گویا اُس سے بالمشافہ گفتگو کرتا ہوں۔ بیس سال گذر چکے ہیں کہ ایک رات خداوند نے مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور اب میری یہہ حالت ہے کہ میری جان جائے تو جائے لیکن میں مسیح کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ اگر میں اُس کو چھوڑ دوں یا وہ مجھ کو چھوڑ دے تو میرا غمخوار کوئی نہیں ہوگا۔ وہ تمام جہان سے بیش قیمت اور قابل قدر ہے۔ اگر آپ اُس کے قدموں میں آ گریں تو جس طرح اُس نے مجھ پر رحم کیا آپ پر بھی کریگا جنے ہفتوں تک دلی آرزو سے اُس کی تلاش کی اور مجھ پر ظاہر ہوا۔ اُس وقت سے لیکر ابتک مینے ہمیشہ اُسے رحیم و مہربان اور نہایت ہمدرد دوست پایا ہے اُسی دوست کی آپ کو ضرورت ہے۔ آپ سیدھے اُسی کے پاس چلے جائیں اِدھر اُدھر مختلف اشخاص اور مختلف کلیساؤں کا خیال کرنے اور اُن کے پیچھے مارے مارے پھرنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے خود فرمایا ہے کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ ہمارا عظیم امریکہ کے اضلاع متحدہ کے باشندوں کو ابرہام لنکن پریسیڈینٹ کے نام سے عزیزتر شائد ہی کوئی نام ہوگا۔ اس کا نام سُنتے ہی بہتوں کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو جاتے ہیں۔ اُس کا نام نہایت عزیز اور ازحد پیارا ہے لیکن اس کا سبب کیا ہے کہ یہ نام کیوں ایسا عزیز ہے؟ اس کا خاص سبب صرف یہی ہے کہ وہ نہایت رحیم اور حلیم تھا۔ وہ مسکینوں اور دکھیوں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور غربا پروری میں نہایت مشہور تھا۔ جو مسکین و دکھیں اپنا رنج و غم اُس کے سامنے بیان کرتے تھے وہ اُن سب کے ساتھ ہمدردی کرتا تھا خواہ وہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کے لوگ ہوتے اُس کی ہمدردی اُن تک ضرور پہنچتی تھی۔ غریبوں اور دکھیوں کا اُسے ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ ایک موقعہ پر اُس کا رحم حد سے زیادہ دکھائی دینے لگا۔ بہت سے سپاہی فوجی انتظام سے ناواقف اور فوجی قوانین سے بالکل بے خبر تھے۔ وہ اپنے زعم میں اپنے آپ کو واقف کار خیال کرتے تھے لیکن درحقیقت وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ بہتوں نے قانون کی خلاف ورزی کی اور اُن پر موت کا فتویٰ لگا۔ لیکن ابرہام لنکن ایسے سپاہیوں کو ہمیشہ معاف کر دیا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ آخر کار باشندگان اضلاع متحدہ نے ابرہام لنکن کی مخالفت کی اور کہا کہ وہ حد سے زیادہ رحم کرتا ہے۔ اُنہوں نے اُس سے اقرار کروایا کہ اگر کسی سپاہی پر موت کا فتویٰ لگے تو وہ ضرور مارا جاوے۔ کسی صورت میں واجبی سزا میں تاخیر نہ ہو چند ہفتوں کے بعد خبر آئی کہ ایک نوخیز سپاہی اپنے پہرہ دینے کے وقت میں سو رہا تھا۔ اُس کی تحقیقات کی گئی اور اُسپر موت کا فتویٰ لگا دیا گیا۔ اُس سپاہی لڑکے نے اپنی ماں کی خدمت میں خط لکھا اور اُس میں بیان کیا کہ آپ ہرگز یہہ خیال نہ کریں کہ میں حب وطن سے خالی ہوں۔ یہہ معاملہ تو یوں پیش آیا کہ میرا ایک ساتھی بیمار تھا اور میں اُس کے عوض میں پہرہ دیتا رہا پھر دوسری رات اُسے آنا چاہئے تھا لیکن اُس کی بیماری کی وجہ سے پھر میں اُس کی جگہ چلا گیا۔ میرا ہرگز ہرگز سونے کا ارادہ نہ تھا لیکن بے اختیاری سے میری آنکھیں بند ہو گئیں اور میں سو گیا۔ مینے اپنے ملک سے کسی طرح کی بیوفائی کا قصد نہیں کیا تھا۔ یہہ نہایت ہی



دلسوز تھا۔ والدین نے خیال کیا کہ اُس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں اور اب سزا میں ہرگز تاخیر نہیں ہوگی۔ لیکن اِس سپاہی لڑکے کی ایک چھوٹی بہن تھی۔ وہ جانتی تھی کہ ابراہام لنکن کا بھی ایک چھوٹا بیٹا ہے اور اُسے بہت پیار کرتا ہے اگر اُسے یہہ معلوم ہوجاوے کہ میرے والدین بھی میرے بھائی کو بہت پیار کرتے ہیں تو وہ ضرور اُسے بچالیگا چنانچہ وہ لڑکی ریل گاڑی میں سوار ہوکر اپنے بھائی کی جان بچانے کی غرض سے ابراہام لنکن کے محل کی طرف روانہ ہوئی جب وہاں پہنچی تو پہرے والوں سے گذرنا بہت دشوار نظر آیا۔ اُن کو اُس نے اپنی کہانی سنائی اور اُنہوں نے اُسے جانے دیا۔ پھر سکریٹری اور دوسرے اہل کار سد راہ ہوئے لیکن وہ نیک ذات لڑکی کسی نہ کسی طرح سے ابراہام لنکن کے خاص کمرے میں جا پہنچی اور اُسے چند بڑے بڑے عہدہ داروں کے ساتھ ملکی معاملات میں مشغول پایا لیکن ابراہام لنکن نے لڑکی کو دیکھکر اپنے پاس بلالیا اور پوچھا کہ "بیٹی تم کیا چاہتی ہو کہ میں تمہارے واسطے کروں؟" لڑکی نے اپنی کہانی سنائی اور ابراہام لنکن کے رخسارے آنسوؤں سے تر ہوگئے۔ وہ بھی صاحب اولاد تھا۔ اُس کا دل محبت اور رحم سے ایسا پر تھا کہ یہہ کہانی سنکر وہ ضبط نہ کرسکا۔ لڑکی کے ساتھ نہایت ہی مشفقانہ سلوک کیا اور اُس کے بھائی کو بری کرکے ایک مہینے کے لئے گھر بھیجدیا تاکہ اپنے والدین کے پاس رہے اور اُنکو تسکین ہووے۔ ابراہام لنکن کا دل اگرچہ ایسا رحم سے بھرا ہوا تھا لیکن تو بھی آپ یقین جانیں کہ مسیح کا رحم اِس سے بدرجہا بڑھکر ہے۔ گناہ کے سبب سے ہمپر موت کا فتویٰ لگ چکا ہے اگر ہم اُس کے پاس جاویں اور اُس سے مدد کی امید اور آرزو رکھیں تو وہ ضرور فرمائیگا کہ اُس کے بند کھولدو اور اُسے جانے دو۔ وہ شیطان کو دھمکا دیگا اور مردہ کو حیات بخشیگا۔ مناسب ہے کہ ہر ایک شخص خداوند یسوع مسیح کے پاس جاوے جس طرح ابراہام لنکن کے پاس وہ لڑکی گئی تھی۔ اپنا سارا حال اُس کو بتادیں اور اُس سے کوئی بات پوشیدہ نہ رکھیں۔ وہ ضرور رحم کرکے فرماوے گا کہ "سلامت جا"۔

مسیح کا چال چلن

دویم مسیح کے دعوے۔

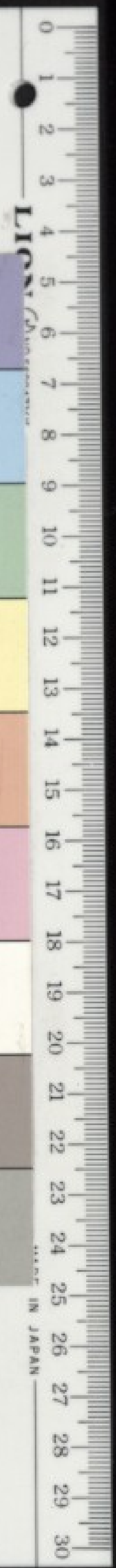
مسیح کی چال چلن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک معمولی انسان نہ تھا۔ وہ انسان تو تھا پر انسان سے بڑھکر اور کچھ تھا۔ بائبل میں اُس کو الہٰی رتبہ دیا گیا یعنے اُس میں الوہیت موجود تھی۔ اُس کے شاگرد اِس امر میں گواہی دیتے ہیں جو کہ نئے عہدنامہ میں مرقوم ہے۔ اہل یہود بھی اُسکی الوہیت کے قائل تھے جو کہ پرانے عہدنامہ کی مسیحانہ پیشگوئیوں سے صاف ظاہر ہے۔ اب ہم یہاں پر اِس امر میں مسیح کا اپنا دعویٰ پیش کرتے ہیں ؛

(۱) وہ اپنے کو خدا کا بیٹا قرار دیتا ہے۔ انجیل کے پڑھنے والے اِس امر سے بخوبی واقف ہیں۔ یوحنا ۵/۱۷، ۱۸ لیکن یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میرا باپ اب تک کام کیا کرتا ہے اور میں بھی کام کیا کرتا ہوں۔ تب یہودیوں نے اور بھی زیادہ اُس کو قتل کرنا چاہا کیونکہ اُس نے نہ فقط سبت ہی کو نہ مانا بلکہ خدا کو اپنا باپ کہکے اپنے تئیں خدا کے برابر کیا"۔ پھر یوحنا ۸/۱۹ تب اُنہوں نے اُس سے کہا تیرا باپ کہاں ہے؟ یسوع نے جواب دیا تم نہ مجھے جانتے اور نہ میرے باپ کو۔ اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے" وغیرہ اور دیکھو لوقا ۲/۴۹ یوحنا ۹/۳۵ و ۱۰/۳۶ و ۱۷/۱–۵ ؛

(۲) وہ اپنے کو خدا کے برابر قرار دیتا ہے مثلاً یوحنا ۲/۱۹ و ۵/۱۷، ۱۸، ۲۱، ۲۲، ۲۳ و ۸/۱۹، ۴۲ و ۱۲/۴۴، ۴۵ و ۱۴/۷، ۹، ۱۱ و ۱۵/۲۳، ۲۴ و ۱۷/۲۱، ۲۲، ۲۳ وغیرہ فرصت نہیں کہ اُن کا مفصل بیان کیا جاوے ؛

(۳) وہ اپنے کو خدا قرار دیتا ہے۔ مثلاً یوحنا ۱۰/۳۰ "میں اور باپ ایک ہیں"۔ ہمارے ملک کے بعض ہندو صاحبان کہتے ہیں یہاں پر مسیح نے ہمہ اوستی خیال ظاہر کیا۔ اُن کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ مسیح نے اپنی تعلیم میں کہیں بھی ہمہ اوستی یا ویدانتیوں کی طرح خلقت اور خالق کو ایک تصور نہیں کیا اور نہ اُس نے مایہ یا بھرم ہی کی تعلیم دی۔ سو مسیح کے اِس دعوے کو کیونکر ہمہ اوستی کہہ سکتے ہو؟ مسیح کو خدا کہنے سے شرماتے ہو اِس لئے اُس کے اِس دعوے کو ویدانتی تعلیم سے اُڑا دینا چاہتے ہو۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ویدانتی بھائی تو خلقت کی تمام چیزوں کو برہم یا خدا کہتے ہیں۔ یعنے اُن کے خیال میں کُتے بلی تک خدا ہیں پر مسیح جو کہ انسانوں میں افضل تھا۔ اور الوہیت کا دعویٰ رکھتا ہے اُسکو الہٰی رتبہ دینے سے گھبراتے ہیں ؛

(۴) وہ خدا کی صفات اپنے اوپر عاید کرتا ہے مثلاً ازلی ہونا۔ یوحنا ۳/۱۳ "اور کوئی آسمان پر نہیں گیا سوائے اُس شخص کے جو آسمان پر سے اُترا یعنے ابن آدم جو آسمان پر ہے۔ اِس سے وہ اپنی موجودہ ماضی ہستی جو آسمان پر ہے اور تھی ثابت کرتا ہے۔ یوحنا ۶/۶۲ پس اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے جہاں وہ آگے تھا دیکھو گے تو کیا ہوگا"۔ اِس سے وہ اپنی ماضی و مستقبل ہستی ظاہر کرتا ہے۔ یوحنا ۸/۵۶–۵۸ "تمہارا باپ ابراہام بہت مشتاق تھا کہ میرے دن دیکھے۔ چنانچہ اُس نے دیکھا اور خوش ہوا تب یہودیوں نے اُس سے کہا۔ تیری عمر تو پچاس برس کی نہیں اور کیا تو نے ابراہام کو دیکھا ہے؟ یسوع نے اُنہیں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں پیشتر اُس سے کہ ابراہام ہو میں ہوں"۔ اِس سے وہ اپنا قدیم سے ہونا ظاہر کرتا ہے۔ یوحنا ۱۶/۲۸ میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں۔ پھر دنیا سے رخصت ہوتا اور باپ پاس جاتا ہوں۔ اِس سے وہ باپ کے ساتھ اپنی ازلی ہستی قرار دیتا ہے۔ یوحنا ۱۷/۵ "اور اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا عزت دے"۔ اِس سے وہ اپنی ازلی جلالی الہٰی ہستی ظاہر کرتا ہے جو دنیا کی پیدائش سے پیشتر تھی۔ اور دیکھو یوحنا ۱۷/۲۴ ؛



مراسلات

پلول اور بڑادن

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم ۔ بہت دنوں سے میرا ارادہ تھا کہ اس اطراف کا کچھ حال لکھوں مگر فرصت اور موقع نہ تھا امید ہے براے مہربانی اپنے اخبار میں اسے ایک گوشہ دیکر ممنوں فرما دینگے ٭

معلوم ہو کہ قصبہ پلول ضلع گڑگانوہ کی ایک تحصیل ہے اُس کی آبادی قریباً ۔۔۔ ۱۰ ہزار ہے یہہ قصبہ دہلی متھرا کی پختہ سڑک پر دہلی سے ۳۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے جگہ تو چھوٹی ہے مگر بارونق ہے تحصیل تھانہ ڈاکخانہ سب ہیں ریل بھی عنقریب ہو ۷ ماہ میں جاری ہو جاوے گی ان سبکے ساتھ مشنری کام بھی جاری ہے اگرچہ یہاں مشن کا کام قریباً ۵۰ سال سے ہے مگر عرصہ بارہ سال سے تو اسکی رونق کچھ اور ہی ہو گئی یعنی یہہ جگہ مشن کا ایک علیحدہ علاقہ ہو گیا ہے یہاں ایک انگریز پادری صاحب معہ اپنے کنبہ کے مقیم ہیں اور ۲ زنانہ مشنری لیڈیز بھی جنہیں ہم مس ۔۔۔ مس ۔۔۔ کہتے ہیں مردانہ کام اس علاقہ میں کئی جگہ ہے جہاں ہر جگہ مجیلس وعظ اور مدرسہ کے کام کرتے ہیں اسکے متعلق زنانہ مشنری ہیں ایک تو خاص پلول میں دوسری ہوڈل میں جہاں ایک ڈاکٹر لاہور کے سند یافتہ میڈیکل مشنری کا کام انجام دیتے ہیں ہمارے مشن ڈسپنسری میں لوگ زیادہ شوق اور اطمینان سے علاج کرواتے ہیں جاڑہ میں دورہ کا کام بہت ہوتا ہے پادری صاحب معہ اپنے مددگار وعظ اور دوائی دونوں طریقوں سے لوگوں کی روح اور جسم کا علاج کرتے ہیں قریب ہم چار سو گاؤں میں وقت بوقت انجیل سنائی جاتی ہے ہمیں خداوند کے فضل سے بڑی اُمید ہے اور دعا کرتے ہیں کہ اُس کی بادشاہت جلد اس اطراف میں پھیل جاوے ۔ زنانہ کام بڑی ترقی پر ہے ایک اسپتال بنایا گیا ہے جہاں عورتوں اور بچوں کا علاج ہوتا ہے شہر میں ودرسے میں بھی انکا کام اچھا ہے زنانہ مشن کا ایک بڑا کام یہاں انڈسٹریل سٹلمنٹ ہے جسمیں قریباً اسّی لڑکیاں ہیں بہت سی انمیں کال کے وقت کی ہیں انکو ہاتھ کا کام سکھلایا جاتا ہے نٹنگ اور لیس میں انہوں نے تین سند اور ایک چاندی کا تمغہ حاصل کیا ہے ایک سند تو مدراس سے دوسری لکھنو سے تیسری پنجاب انسٹرکشن ڈپارٹمنٹ سے تمغہ مدراس سے ملا ان لڑکیوں کی بڑی مس فلیچر صاحبہ ہیں جو بڑے پیار اور دل جوئی سے انکو رکھتی اور انکی روح اور جسم کی بڑی حفاظت کرتی ہیں خوبی اس مدرسہ کی یہہ ہے کہ بہت لڑکیاں اپنا بوجھ خود آپ ہی اُٹھاتی ہیں اپنی کمائی سے اپنی پرورش کرتی ہیں بہت تھوڑا بوجھ مشن پر پڑتا ہے اور یہہ بات قابل نمونہ ہے یہاں ایام بڑے دن کو علاقے کے سب آدمی جمع ہوتے ہیں اور ہفتہ بھر گانا بجانا اور متفرق مضامین کے سیکھنے سکھلانے میں صرف ہوتا ہے چنانچہ گذشتہ ایام بڑے دن میں علاوہ عبادتی جلسوں کے تین مضمون مسیحی گھر پر تھے ٭

(اول) اپنی تعلیم خود مردوں کے لئے ٭

(۲) گھر کی تربیت عورتوں کے لئے ٭

(۳) گھر کا اثر بچوں پر ٭

اگر ان سب مضامین کا مفصل بیان لکھا جاوے تو شاید ہمارے مہربان ایڈیٹر صاحب چھاپنے میں پہلو تہی کریں اور نیز ناظرین بھی اکتا جاویں اسواسطے صرف ایک مضمون جو مجھے بہت پسند آیا اور اُمید ہے کہ ناظرین بھی پسند کریں گے بیان کر کے ختم کروں گا یعنی گھر کی تربیت عورتوں کے لئے جسے مِس جاشوا نے سُنایا وہ یہہ تھا ٭

(گھر کی تربیت عورتوں کے لئے)

یعنی مسیحی زندگی طبعی ذہنی روحانی کو قائم رکھنا اور ترقی دینا ایک عالم کا قول ہے جب تم ایک لڑکے کو تعلیم دیتے ہو تو صرف ایک ہی آدمی کو تعلیم دیتے ہو لیکن جب تم ایک لڑکی کو تعلیم دیتے ہو تو گویا ایک خاندان کو تعلیم دیتے ہو عورتوں کیلئے گھر کی تربیت نہایت ضروری ہے خاص ہندوستان کے لئے جہاں لڑکیاں گھر باری ہوتی ہیں اُن کو گھر کے قواعد اور تعلیم سکھلانا ضروریات سے ہے کیونکہ وہ اپنے گھر کو خوشحال بنا سکیں اور اپنی ساری طاقتوں کو کیونکر درستی سے کام میں لا سکیں مرد تو گھر کی مانند ہے پر عورت گھر کے لوازمات ہے ۔ بے لوازمات گھر کی رونق ہو نہیں سکتی گھر کی آراستگی عورت ہے گھر کا چراغ عورت ہے ۔ تو چاہئے وہ سب چیزیں جو روزمرہ کام میں آتی ہیں عمدہ اور افضل ہوویں یعنی عورت گھر میں سب سے اچھی چیز ہووے اسے اپنے گھر کو سنوارنا شوہر کو راضی رکھنا ۔ بچوں کو اچھی طرح اُٹھانا ۔ غرض ہر طرح کی باتوں کا بوجھ عورت پر ہے مرد کے تھوڑے فرائض ہیں پر عورتوں کے بہت ہیں ۔ عورت کا بڑا فرض ہے کہ اپنے خاندان کو بہتر اور خوش حال بنائے ۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ اس بات کی کوشش کرے کہ اس کے خاندان سے بھلائی کے چشمے بہیں ۔ ہر ایک اس بات پر نظر رکھے کہ اس کے خاندان سے بہتوں کو فیض اور فایدہ پہنچے ۔ یہہ دنیا خاندانوں کا مجموعہ ہے ۔ جب ہر ایک خاندان سے ایک دوسرے کو فیض پہنچے ۔ تو دنیا کا کیسا بہتر حال ہو گا ۔ اور یہہ بہت کچھ عورت پر موقوف ہے ۔ ذیل کی سات باتیں عورت کو زیادہ مفید بنا سکتی ہیں ٭

اول ۔ مشغول رہنا ۔ ہر ایک عورت کا کام ہے ۔ کہ اپنے گھر کے کاموں میں لگی رہے ۔ اسے اپنے گھر میں بہت کام کرنا ہے گھر میں کھانا پکانا گھر کا آراستہ کرنا ۔ صاف ستھرا رکھنا اپنے شوہر اور بچوں کی سلائی وغیرہ غرض کہ عورت کو بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں ۔ اور چاہئے کہ وہ اپنے کاموں میں مشغول رہے ۔ جو عورتیں بے کار رہتی ہیں اُنکو لڑنے جھگڑنے فضول گوئی کرنیکا مرض ہوتا ہے اُنکی نسبت پولوس یہہ کہتا ہے (وہ گھر گھر دوڑنا پھرنا سیکھتی ہیں اور فقط آلسی نہیں بلکہ بکواسی اور پرائے کام میں دخل کرنے والی ہوتی ہیں اور بیجا باتیں بکتی ہیں ۱ تمطاؤس ۵ باب ۱۳ آیت) اور ایسی عورتیں مسیحی زندگی پر داغ لگاتی ہیں ۔ یہہ تجربہ کی بات ہے کہ کام میں مشغول رہنے والی عورتیں ہمیشہ خوش بھی رہتی ہیں ۔ کیونکہ وہ اپنے کام میں رہنے سے اور وہ اپنے کام میں لگے رہنے سے وہ دنیا کے جھگڑے بکھیڑوں سے علیحدہ رہتی ہیں اور اسی طرح وہ خوش رہتی ہیں ٭

دوسرے ۔ ترتیب ۔ سب باتوں کی ترتیب

ہونی چاہئے کہ سب چیزیں اپنی اپنی جگہ قرینہ سے رکھی جائیں۔ کتاب کی جگہ کتاب۔ جوتی کی جگہ جوتی۔ گھر ترتیب کے ساتھ رہے۔ کام ترتیب کے ساتھ ہووے۔ کھانا پینا۔ سب کچھ باترتیب ہووے۔ پولوس اقرنتیوں کے ۱۴ باب ۴۰ آیت میں لکھتا ہے کہ ساری باتیں شائستگی اور قرینہ کے ساتھ عمل میں آویں۔ ترتیب کا ٹھیک مطلب درستی ہے۔ سو چاہئے کہ عورت اپنے سارے کام درستی سے کرے۔ اور درستی سچی مسیحی زنانگی کا ثبوت ہے۔

تیسرے۔ راست رفتاری۔ عورت میں یہہ ایک اعلےٰ صفت ہونی چاہئے کہ وہ راست رفتار اور راست گفتار ہووے۔ چھل بل اور ایچ پیچ کی باتیں نہ ہوویں سیدھی اور سچی اور صاف ہوں۔ لوگ جانیں کہ وہ سچی اور قابل یقین ہے۔ مسیحی عورتیں۔ اپنی افضل زندگی سے اپنی راست رفتاری ثابت کرتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ علم کی کمی ہو۔ مگر راست رفتاری ضروری اور لازمی ہووے۔ عورت کی زینت اور خوبی راست رفتاری ہووے۔ چاہئے کہ عورت راست رفتاری سے اپنے اور غیروں کے لئے ایک نمونہ بنے جس سے وہ اور اُس کے دیکھنے والے سب خوش رہیں۔ سلیمان ایسی عورت کی یہہ تعریف کرتا ہے۔ اُس کے شوہر کے دل کو اُس پر اعتماد ہوتا ہے۔ وہ جب تک جیتی رہیگی اُس سے نیکی ہی کریگی بدی نہیں کریگی امثال ۳۱ باب ۱۱ و ۱۲ آیت۔

چوتھی بات الفت۔ چاہئے کہ عورت الفت سے بھری ہوئی ہووے۔ اور یہہ اُسکی زندگی کا خاصہ ہووے۔ کہ اُس کے کام الفت سے بھرے ہوئے ہوں۔ کہ دیکھنے والے اُس کی زندگی سے تعلیم حاصل کریں۔ اُس کا برتاؤ کام محبت سے بھرا ہوا ہو۔ وہ اپنے گھر اپنے نوکروں سے اپنے ہمسایہ سے غیروں سے سب سے الفت رکھتی ہو بڑوں سے بڑوں کی طرح چھوٹوں سے چھوٹوں کی طرح اُس کی زندگی بالکل الفت سے معمور ہو۔ پہلے قرنتیوں کے ۱۳ باب میں ہمارے لئے کافی سبق ملتا ہے۔

پانچویں بات۔ خوش مزاجی۔ مزاج سے دل کا حال معلوم ہوتا ہے۔ مزاج سے ہم اپنے لئے دوست اور دشمن بنا لیتے ہیں۔ جو خوش مزاج عورتیں ہیں۔ اُنکو بہت لوگ پیار کرتے ہیں پر بدمزاجوں سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ خوش مزاجی نہ صرف باہر والوں کے لئے مفید ہے پر گھر والے بھی اُسے عزت اور پیار سے دیکھتے ہیں پر بدمزاجی برخلاف اس کے اُلٹا اثر پیدا کرتی ہے۔ بدمزاجی عورتوں میں بدبو پیدا کرتی ہے اور ہر کس اُس سے کنارہ کشی کرتے ہیں۔ پاک کلام میں عورتوں کے لئے خاص تعلیم ہے۔ عورتیں ہوشیار ہوں کہ اپنے خصموں اور بچوں کو پیار کریں۔ اور چوکس اور پاک دامن اور خوش مزاج اور اپنے خصموں کے کہنے میں ہوویں۔ طیطس ۲ باب ۴ و ۵ آیت بعض اوقات ٹیڑھی باتیں گھر میں وقوع میں آتی ہیں پر عورت کی خوش طبعی سے سب بادل دور ہو جاتے ہیں۔ تنگ چڑھی ہونا بڑی بری باتیں ہیں۔ ہمیشہ خوش مزاجی عورتوں کا اچھا زیور ہے۔

چھٹے۔ صبر۔ عورت کو طرح طرح کے بوجھ اُٹھانے پڑتے ہیں۔ مگر بہت ان بوجھوں سے کڑکڑاتی ہیں۔ اُنکو صبر کی بہت ضرورت ہے۔ گھر کے جھگڑے بکھیڑے میں بہت بےچینی ہوتی ہے۔ صبر بغیر یہہ بوجھ بہت بھاری معلوم ہوتا ہے۔ مرد اگر باہر ہی بوجھا رہتی۔ پر بیچاری عورت پردگنی مار پڑتی ہے۔ اس واسطے عورت کو صبر کی زیادہ ضرورت ہے کڑکڑاہٹ سے صبر اچھا ہے۔ چاہئے کہ عورت صبر اور برداشت سے اپنے گھر کے اور غیروں کے بوجھ اُٹھاوے۔

ساتویں عبادت۔ سچی مسیحی عورت میں عبادت کی خاص عادت ہونی چاہئے۔ دعا کلام کی تلاوت اُس کا بڑا حصہ ہووے۔ چاہئے کہ اُسکے ہونٹ حمد میں چلتے رہیں۔ وہ خداوند کے لئے موسیٰ کی بہن مریم کیطرح گاتی رہے۔ اور لعزر کی بہن مریم کی طرح مسیح کے قدموں پر بیٹھ کر سُنتی رہے اُس کا دل حناہ کی طرح خدا کے سامنے انڈیلا جاوے۔ عبادت میں اُس کی خوشنودی ہووے۔ اور اسی طرح سے اپنی سچی مسیحی زنانگی کو جسمی اور ذہنی اور روحانی ہر نہ صرف قائم ہی رکھے بلکہ اسکو بڑھاوے اور یہاں تک ترقی دیوے کہ قابل قدر اور نمونہ ہووے۔

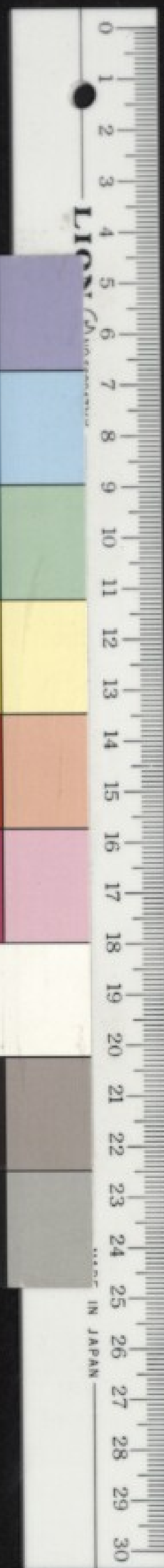
اب اس مضمون کو مختصر ہی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور بتانا چاہتے کہ مجموعی طور پر سچی عورت کو کیسا ہونا چاہئے۔

نیک بیوی ایک تحفہ ہے جسکی قیمت لعلوں سے بہتر ہے

خوف خدا اُس کا حسن و جمال۔ عزت و حرمت اُس کی پوشاک۔ حلم اور غریب مزاجی اُس کے زیورات۔ ادب اُس کا نقاب۔ پاک دامنی اُس کا طوق۔ فرمانبرداری اُس کا فرض۔ دانش اُس کا کلام۔ محنت اُس کا کام۔ مدد اُس کا سلوک۔ پاک کلام اُس کی خوراک۔ صبر اُس کا پانی۔ دعا اُس کی سانس۔ پرہیزگاری اُس کی خصلت ملائمت اُس کا علم۔ صلح اُس کا بستر۔ خلوص دلی اُس کی چادر۔ توکل اُس کا تکیہ۔ برداشت اُس کی بیٹی۔ ترقی اُس کی اُمید۔ رحم اُس کی نظر۔ نیکی اُس کا عقیدہ۔ قناعت اُس کا گنج۔ خاموشی اُس کا سبق۔ ہمدردی اُس کا اصول پاکیزہ اُس کی زندگی۔ دوراندیشی اُس کا خیال۔ میل اُس کا آرام۔ شائستہ اُس کی گفتگو۔ تہذیب اُس کا برتاؤ۔ محبت اُس کا عمل۔ وفاداری اُس کا حق۔ خیرخواہی اُس کی رضا منصفی اُس کی عادت۔ شرم اُس کی آنکھوں میں۔ شیرینی اُس کی زبان میں۔ راستی اُس کے منہ میں۔ سخاوت اُس کے ہاتھوں میں۔ چالاکی اُس کے پاؤں میں۔ الفت اُس کے دل میں۔ خوش مزاجی اُس کے چہرے پر۔ حمد اُس کے لبوں پر۔ خدا اُس کا باپ۔ مسیح اُس کا بھائی۔ روح اُس کی مددگار۔ خداپرست اُس کے عزیز۔ دینداری اُس کی نیت مبارک اُس کا نام۔ خوشی اُس کا انجام۔

راقم۔ ایم۔ یعقوب۔ پلول ضلع گڑگاؤں





غزل

در مذمت شراب

جام شراب منہہ سے لگایا ہزار حیف
دشمن کو اپنے گھر میں بسایا ہزار حیف
گرچہ تھے تم مہذب و صالح۔ مگر ابھی
بدکار تمکو اس نے بنایا ہزار حیف
پیکر شراب ہو گئے مدہوش و بدحواس
عقل و خرد کا گنج لٹایا ہزار حیف
چھوڑو شراب پیارے اسی نے تو سوچ لو
غفلت کی نیند تمکو سلایا ہزار حیف
رُسوا ہوئے جہاں میں زر دیکے بار بار
دلکو جگر کو جان کو جلایا ہزار حیف
کر لو کنارہ اس سے کہ اس فتنہ ساز نے
بہتوں کو دام میں ہی پھنسایا ہزار حیف
ہی عرض یہہ عزن کی آجاؤ راہ پر
کیوں دختِ رز کو سر پہ چڑھایا ہزار حیف

راقم عزن مشن شفاخانہ شہر پشاور

ولایت کے ایک نامی اخبار ٹٹ بٹس کے ایک نامہ نگار کا کتا ایسا ہوشیار ہی کہ وہ ہر ہفتہ اخبار مذکور کے دفتر سے اخبار منہہ میں پکڑ کر اپنے مالک کے پاس لے جاتا ہی۔ اگر دفتر والے دل لگی سے اُسے کوئی اور اخبار دے دیتے ہیں تو وہ اُسے پھینک دیتا ہی اور خفا ہو کر بھونکنے لگتا ہی جب اُسے وہی اخبار ملتا ہی تب پیچھا چھوڑتا ہی ٭

مہاراجہ صاحب ناہن نے اپنی ریاست کی اُس بُری رسم کو کہ ضرورت کے وقت زیور کی طرح لوگ اپنی عورتوں کو رہن کر دیتے تھے۔ قطعی طور سے موقوف کرنے کا حکم دیا ہی ٭

واقعات اور رائیں

نیوادلینڈ کے ایک کروڑ پتی بنام میک ڈانولڈ نے بوقت وصیت کی کہ میری قبر کے کتبہ پر مفصلہ ذیل قواعد کندہ کئے جاویں۔ یہہ وہ قواعد ہیں کہ جن پر میں اپنی زندگی میں عمل کرتا رہا اور جن کی کامیابی حاصل کی (۱) ہمیشہ یاد رکھو کہ محنت ہماری ہستی کی ایک ضروری شرط ہی (۲) وقت زر ہی ایک منٹ بھی یونہی نہ گنواؤ۔ بلکہ ہر ایک لمحہ کو حساب میں لگاؤ (۳) سب لوگوں سے ایسا سلوک کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے کریں (۴) جو کام آج ہو سکے اُس کو کل پر نہ چھوڑو (۵) جو کام تم خود کر سکتے ہو۔ اس کے کرنے کے لئے کسی دوسرے سے درخواست نہ کرو (۶) کسی معاملہ کو ایسا خفیف نہ سمجھو کہ وہ توجہ طلب نہیں (۷) کوئی چیز جب تک پہلے تمہارے ہاتھ میں نہ آجائے اُس کے خرچ کرنے کی تجویز نہ سوچو (۸) کبھی خرچ مت کرو جب تک کہ اُس سے اپنا یا کسی کا کچھ فائدہ ہوتا نہ معلوم ہو (۹) تمہاری زندگی کے ہر ایک کاروبار میں اعلیٰ ترتیب کا عمل ہونا چاہئے (۱۰) اس بات کو ملاحظہ کرو کہ تم اپنے ایام زندگی میں کس طرح بھلائی کی زیادہ سے زیادہ مقدار کر سکتے ہو ٭

(برہمہ پرچارک)

چند دنوں کا ذکر ہی کہ موضع [illegible] تحصیل پشاور میں تقریباً بیس تیس بدمعاشوں نے جمع ہو کر ایک پنشن یافتہ رسالدار کے مکان پر دھاوا کیا۔ مگر چونکہ مکان بطور ایک قلعہ کے مضبوط بنا ہوا تھا رسالدار کی خوش قسمتی سے وہ بدمعاش اندر داخل نہ ہو سکے۔ مگر باہر سے بندوقوں کے فائر کرتے رہے اور قلعہ ڈول گھر سے رسالدار اور اس کے آدمی بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے رہے آخرکار جب ان بدمعاشوں کو یقین ہو گیا کہ تمام بے سود ہی تو بدبہت سے آگے تھے اُدھر ہی رفوچکر ہو گئے صبح معلوم ہوا کہ رسالدار کا ایک سپاہی جو رات کو زخمی ہو گیا تھا راہی ملک عدم ہوا ٭

کوئلہ کے دھوئیں میں زہریلا گاس ہوتا ہی لکڑی کے کوئلے میں بھی یہہ گاس ہی لیکن پتھر کے کوئلے میں اُس سے بہت زیادہ ہی۔ ایسی وارداتیں جن میں کہ کوئلہ جلا کر کمرہ بند کر لیا اور اندر ہی جان نکل گئی۔ کوئلہ کا زہر سانسوں کی راہ جسم میں جاتا ہی اور ہلاکت کا باعث ہوتا ہی۔ حال میں اس کی تازہ واردات پونا سے موصول ہوئی دھونڈ کے سٹیشن پر ایک گارڈ مسٹر میکورن نام مع اپنی میم صاحبہ اور تین بچوں کے کمرے میں سوئے تھے۔ رات کو سردی زیادہ تھی کوئلہ جلا کر کمرے کے دروازے بند کئے صبح کو جب دیکھا کہ دروازہ بند ہی معلوم ہوا کہ خاندان کا خاندان مرا پڑا ہی پتھر کا کوئلہ تھا۔ اس کا زہر پانچوں جانوں میں سرایت کر گیا۔ اس افسوسناک موت پر سخت افسوس کیا جاتا ہی۔ خوف سے ایسی حرکت ہوئی کہ جس سے اوروں کو ضرور بچنا چاہئے ٭ (رفاہ)

لنڈن میں آج کل ایک بندر ہی جو میز پر بیٹھ کر چھری کانٹے سے کھانا کھاتا ہی۔ جب ایک تشتری میں کھانا ختم ہو جاتا ہی تو وہ ایک گھنٹی بجا دیتا ہی۔ جسے سُن کر اس کے لئے دوسری تشتری لائی جاتی ہی۔ اس بندر کا نام کانسل ہی جب کانسل صاحب سیر ہونے پر آتے ہیں تو اپنی واسکٹ کے بٹن کھولنے شروع کر دیتے ہیں جب تیسرا بٹن کھول دیں تو سمجھا جاتا ہی کہ آپ کھانا کھا چکے۔ اس کے بعد قہوے کا پیالہ نوش فرماتے ہیں۔ اور پھر سگرٹ پینا شروع کرتے ہیں۔ اُس کے بعد کانسل صاحب ایک بائیسکل پر سوار ہو کر گھومتے ہیں۔ اور پھر کپڑے اُتار کر بستر میں لیٹ جاتے ہیں۔ اس بندر کے مالک ڈاکٹر سکاٹ صاحب ہیں۔ اور وہ اس بندر کے ذریعہ بہت سا روپیہ کما رہے ہیں۔ یہہ بندر اس قدر مشہور ہو گیا ہی کہ ولایت کے ایک مشہور اخبار بلیک اینڈ وائٹ میں اس کے مختلف کرتبوں کی تصویریں چھپی ہیں ٭ تہذیب نسواں

شملہ کالکا ریلوے پر ایک انجن کی خرابی سے ۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو ایک حادثہ گذرا جس میں چار دیسی ملازم ہلاک اور تین مجروح ہوئے +

فیروز پور ڈسٹرکٹ بورڈ نے سب سے پہلی دفعہ ایک نہایت مفید نمائش کھولی ہے جس میں ضلع مذکور کی ہر قسم کی پیداوار رکھی گئی ہیں +

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں بدرالدین طیب جی نے اپنی تقریر میں پردہ کو بری رسم بتایا تھا اسپر مباحثہ ہوا۔ آخر پریسیڈنٹ نے فرمایا کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے کانفرنس اس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں +

مشرقی بنگال کے تمام چھوٹے بڑے شہروں میں مشرقی اضلاع بنگال کو آسام سے ملحق کرنے کی تجویز کے برخلاف پبلک جلسے ہو رہے ہیں +

فرانس میں ایک مسودہ پیش ہے کہ کسی مذہبی جماعت کو کسی قسم کی مذہبی تعلیم کی اجازت نہ ہوگی +

فصل گندم بجز صوبہ بمبئی کے تمام صوبوں میں امسال زیادہ ہوگی کیونکہ بجاوٹ اچھی ہوگئی ہے +

روسی اخبار نووی ورمیا اگرچہ انگریزی سفارت کے تبت میں داخل ہونے کو روسی فوائد کے لئے بہت کم مضر بتاتا ہے مگر اپنی گورنمنٹ کو صلاح دیتا ہے کہ کاشغر۔ یارقند اور کلدجہ کو اپنے ممالک محروسہ میں داخل کرنے کا اعلان دیا ہو +

روسی مقام کشنیف میں جن مفسدین نے یہودیوں پر ظلم کئے تھے انکی تحقیقات ہوکر ۲ کو ۷ سال اور ۲۲ کو ایک و دو سال قید کی سزا دی گئی ۱۲ بری کئے گئے +

برطانیہ کلاں نے پنامہ کی جدید جمہوری حکومت کو مان لیا ہے +

ہندوستانی ریلوں کی آمدنی میں ایک کروڑ سے زائد کا اضافہ نمایاں ہے +

بمبئی میں ایک سیٹھ کا کارخانہ آتشزدگی سے جل کر خاک ہوگیا۔ نقصان کا اندازہ ۶ و ۷ لاکھ کے مابین کیا جاتا ہے مگر بیمہ کرالیا گیا تھا۔ جانوں کی خیریت رہی +

روئی کی قلت و گرانی کے باعث بمبئی کے ۴۰ کارخانوں میں کام بند ہوگیا۔ ۱۵۔۲۰ ہزار آدمی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور سخت پریشانی چھا رہی ہے +

۹ کی تار برقی سے ہندوستانیوں کو بہت کم فائدہ پہنچا کیونکہ پتہ صرف ۲ لفظوں میں نہیں آسکتا۔ امید ہے کہ گورنمنٹ براہ پرورش پتہ کے لئے کم از کم ۸ لفظوں کی اجازت دیگی +

دہلی میں ایک نیلم قیمتی ۱۰ ہزار کے پارسل سے گم ہونے اور پھر مدراس میں ملنے کی بابت تحقیقات ہو رہی ہے ایک مشہور جوہری اور دو کلارک ڈاکخانہ مشتبہ ہیں +

لارنس گارڈن لاہور میں نئی روشیں بنانے اور پھلواری بڑھانے کے لئے ایک فیاض امیر نے ۵۰۰ روپے دئے ہیں +

سمالی لینڈ میں ایک لڑائی بڑی کشمکش سے ہوئی جس میں دشمن کے ایک ہزار آدمی ہلاک ہوئے دو سرکاری افسر مارے گئے اور آٹھ سخت زخمی ہوئے

نوٹس

انٹرنیشنل بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی ۱۹۰۴ء کی اردو کی فہرستیں یکم دسمبر ۱۹۰۳ء کے بعد مسس اشبی میڈیکل سکول لودیانہ سے ایک آنہ چندہ پر مل سکتی ہیں +

یتیم خانوں اور ایسی ہی اور انسٹیٹیوشنوں کے لئے فہرستیں مفت حاصل ہو سکتی ہیں۔ امید ہے کہ تمام سنڈے سکول زنانہ کارکن اور مسیحیوں ہندوؤں اور مسلمانوں کے سکولوں کے استاد اپنے اپنے شاگردوں کے درمیان ایسوسی ایشن کو بڑھانے کی خاص کوشش کرینگے تاکہ بائبل کی تعلیم کو تمام جماعتوں میں ترقی دیجاوے +

ضرورت

پوسٹل اینڈ ٹیلیگراف کرسچن ایسوسی ایشن کے لئے ایک مناد کی ضرورت ہے جس کا کام پشاور سے ملتان تک ہوگا علاوہ تنخواہ مبلغ عسہ ماہوار کے چار آنہ یومیہ بھتہ ایک نوکر اور رہائش کے لئے مکان دیا جاویگا۔ اور دورہ میں انٹر درجہ ریل کے ٹکٹ کے علاوہ دیگر اخراجات سفر بھی دئے جاوینگے ضرور ہے کہ درخواست کنندہ گانا بجانا اور انگریزی بھی کچھ جانتا ہو +

نیز ایک چھوٹے سے یتیم خانہ کے لئے ایک ہوس ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار ہوگی +

المشتہر

ڈاکٹر ایچ۔ ایف۔ ایل۔ ٹیلر صاحب مینیجر مشن گجرات پنجاب

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ از اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ہر سہ مع ضمیمہ عہ

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک " ہر " ہر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	صہ؍	لعہ؍	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	للعہ	دعہ	۱۰مہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ مابعد کے لئے فی سطر کالم ار لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول مع محصول عہ

" " " محصول عہ

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ۔ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا